﴿سفیان ثوریؒ کی ماں پر غیر مقلدین کے اعتراض کی حقیقت﴾

غیر مقلدین اپنی جہالت ظاہر کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ پر ایک حکایت کی وجہ سے اعتراضِ فاسد کرتے نظر آرہے ہیں پہلے وہ واقعہ ملاحظہ فرمائیں پھر غیر مقلدین کی طرف سے اعتراض اور اسکی حقیقت بھی ملاحظہ فرمائیں حضرت شیخ صاحبؒ ایک حوالہ نقل کرتے ہیں کہ:

«حافظ ابو نعیمؒ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جارہا تھا میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے «**اللھم صل علی محمد و علی ال محمد**» میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوری۔ اس نے کہا عراق والا سفیان ثوری؟ میں نے کہاں ہاں! کہنے لگا: تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہیں؟ میں نے کہا ہاں ہے۔ اس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا «رات دن سے نکالتا ہے اور دن رات سے نکالتا ہے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے» تو اس نے کہا کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا تو پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر کر نہیں سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہیں۔

میں نے پوچھا یہ درود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (مر گی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے۔ میں نے اللہ جل شانہ کی طرف دعا کے لے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھرا مصیبت کو دور کیا انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلّم ہوں میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو «اللھم صلی علی محمد» پڑھا کر (النزہۃ) (فضائل درود شریف ص104)

اعتراض: اس حکایت کی وجہ سے مختلف غیر مقلدین تحقیق کی بجائے مختلف انداز میں اعتراضاتِ مردودہ کرتے ہیں جس کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) اس واقعہ میں نبی کریم ﷺ کو دنیا میں واپس آنے کا تذکرہ ہے حالانکہ یہ تو صریح نصوص کے مخالف ہے۔

(۲) اس واقعہ میں اس بات کا ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے غیر محرم عورت کے ساتھ ہاتھ لگایا ہے حالانکہ بخاری شریف کی صحیح حدیث میں عائشہؓ فرماتی ہے

وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهُ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ بخاری)

کہ خدا کی قسم نبی کریم ﷺ نے بیعت میں عورتوں کیساتھ بالکل ہاتھ نہیں لگایا -

(۳) اس واقعہ میں صرف غیر محرم عورت کے ساتھ ہاتھ لگانا نہیں بلکہ پیٹ پر بھی ہاتھ پھیرنے کا تذکرہ موجود ہے جو کہ صریح گستاخی ہے[1]

الجواب بعون الوہّاب:

حقیقت آشکارہ کرنے سے پہلے جس شخصیت پر غیر مقلدین اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے یہ گستاخی کی ہے اور مختلف انداز میں اس کی مذمّت بیان کرتے ہیں تو آئیں ایسی شخصیت کی توصیف و مدح اللہ کے فضل و کرم سے خود غیر مقلدین ہی کے گھر سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیسے شخصیت تھی جو کہ غیر مقلدین کیلئے لایحلّ سوالیہ نشان بنے گا ان شآء اللہ.

(۱) مشہور غیر مقلد ارشاد الحق اثری شیخ زکریاؒ کو ایسے القاباتِ حسنہ کے ساتھ یاد کرتے ہیں:

---

[1] تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ ص۱۰۷

«بقیة السّلف، حجة الخلف، الشیخ محمد زکریا الکاندھلوی شیخ الحدیث...» (امام بخاریؒ پر اعتراضات کا علمی جائزہ: ص۱۰)

غیر مقلدو...! اکابرین پر زبان درازی کرتے ہوئے پہلے یہ بتاؤ کہ بقیۃ السلف، حجۃ الخلف شیخ الحدیث کو گستاخ رسول کہنا یا گستاخ رسول کو (بزعمکم) بقیۃ السلف، شیخ الحدیث الشیخ جیسے احترامانہ و عالمانہ القابات سے یاد کرنا خود گستاخی سے کم ہیں....؟

(۲) غیر مقلدین کے شیخ القرآن والحدیث عبدالسلام رستمی السّلفی صاحب کا شاگرد مولانا اسحاق گبرالی کالامی غیر مقلد، حضرت شیخ صاحبؒ کو ان الفاظ میں یاد کرتا ہے:

«ائمہ حدیث علامہ زکریا اور دیگر کو کافر قرار دینے والے متبع سنت ہونے کے حقدار نہیں»

(اہداء المذکر ص۳۲۱)

غیر مقلدین شیخ صاحبؒ پر گستاخ کے فتوی دینے سے خود بخود اپنے ہی اکابرین کے فتوے کی رُو سے متبع سنت کہنے کی لسٹ سے خارج ہو گئے، اسے کہتے ہیں «من عاد لی ولیا فقد اذنته بالحرب» (بخاری)

مزید یہی غیر مقلّد صاحب لکھتے ہیں:

«تبلیغی جماعت کے بزرگ اور قرآن و حدیث کے ماہر علّامہ زکریا سہارنپوریؒ... (ایضاً ص ۳۱۲)

مزید لکھتے ہیں:

«محدث کبیر، حافظ الحدیث، شیخ الحدیث علامہ محمد زکریا سہارنپوری رحمہ اللہ.... (ایضاً ص ۳۱۴)

غیر مقلدین کیلئے لمحہ فکریہ ہیں کہ انکے اکابرین کے نزدیک حضرت شیخ صاحب نوّراللہ مرقدہ **ماہر قرآن وحدیث، حافظ الحدیث، شیخ الحدیث، علّامہ، رحمہ اللہ** جیسے عظیم الشان القابات کے قابل ہے لیکن انکے بعض فتنہ و شر پسند لوگ انھے گستاخ تک کہدیتے ہیں...(!!) العیاذ باللہ.

تو غیر مقلدوں...! ضرور اپنے اکابرین کے آئینے میں اپنا مکروہ چہرہ دیکھنے کی زحمت کریں تاکہ آیندہ پھر ایسی جہالت آپکا مقدر نہ بنے.

ورنہ خود غیر مقلدین کے اکابرین کیلیے یہ لایحلّ سوالیہ نشان ھوگا کہ انہوں نے پھر (بعض غیر مقلدین کے قول کے مطابق اگر گستاخی کی ہے) تو ایسے شخصیت کا اتنی احترام وقدر کیوں کیا ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

«مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ »(مشکوۃ)

کہ بدعتی کا احترام بھی ممنوع ہے چہ جائیکہ گستاخ و کافر (کزعم بعضھم) کو ماہرِ قرآن وحدیث اور عظیم مبلّغ جیسے القابات حسنہ کے ساتھ بے پناہ اسکی تعظیم واحترام کے ساتھ ہیں.

تو پہلے یہ متعین کریں کہ گستاخ رسول کافر ہیں کہ نھیں؟ اگر نھی تو بھی تصریح کردیں اگر کافر ہے تو اسکی بھی وضاحت کریں کہ گستاخ وکافر کو ماہر قرآن وحدیث اور اتنی تعظیم وتوقیر کے ساتھ مسلمان جاننا یا ایسے القابات سے موصوف اور دین کے عظیم مبلغ مسلمان کو گستاخ کہنا خود کفر ہے کہ نھیں....؟

(حقیقتِ حال)

(ا)...جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ نبی کریم ﷺ دنیا کو تشریف لائے ہیں تو.... یہ عام قانون نھی ہے بلکہ ہم خود بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ فوت شدہ حضرات دنیا کو واپس عادۃً نہیں آسکتے البتہ کبھی کبھار خرقِ عادت کے طور پر عام قانون کے خلاف بدونِ عقیدۃِ الحاضر والناظر والاختیار یہ ہوسکتا ہے اور اسکی جدا حیثیت ہے اور یہ جُدا مفہوم ہے جس کی تحقیق آگے آرہی ہے ان شآء اللہ، وہاں مفصّلاً ومدلّلاً انداز میں تحقیقی والزامی جوابات کیساتھ ملاحظہ فرمائیں گے ان شآء اللہ لیکن وہاں اپنے گھر کے حوالہ جات بھی نہ بھولنا...

(۲) جہاں تک **مطلق مس ید النساء** کی بات ہے: تو حضرت عائشہؓ کی بات پر ہمارا بیشک ایمان ویقین ہے اور تصدیق ہے.

لیکن غیر مقلدین جو اپنے آپکو خواہ مخواہ زبردستی کیساتھ اپنے آپکو حقیقی اہلحدیث (محدّثین) کیساتھ برابر کرواتے ہیں تو انکے لیے ضرور یہ حیران کن بات بنے گی کہ محدّثین نے حضرت عائشہؓ کی روایت کے برعکس کچھ مخالف روایت بھی سنداً ذکر کی ہیں جسکا جواب خود غیر مقلدین کے کندھوں پر قرض وفرض ہیں

چند حوالہ جات بطور الزاماً ملاحظہ فرمائیں اور ہم منتظر رہیں گے کہ غیر مقلدین اسکا کیا جواب دیتے ہیں:

نوٹ: ہمارا یہ مقصد ہرگز نھی کہ نبی کریم ﷺ عادۃً ہر عورت کیساتھ ہاتھ مس (ٹچ) کرتے **حاشاوکلّا**...

بلکہ ہم غیر مقلّدین کو خود اُن ہی کی فقاہت دکھاتے ہیں کہ آپ حضرات کی اُن محدثین کے بارے میں کیا متفقّیہانہ رائے ہے جنہوں نے یہ واقعات اپنی کتب میں ذکر کئیں ہیں.

ان محدثین کو بھی مطعون کروگے یا کہ ان حضرات کا دفاع کرکے ضمن میں خود بخود حضرت شیخ صاحبؒ کا دفاع بھی کروگے...؟!

(۱)..... مشہور محدّث، محقق علّامہ ابن عبدالبرؒ (المتوفّی ۴۶۳) اپنی کتاب میں ماریہ رضی اللہ عنہا (جو کہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھی) سے نقل کرتے ہیں کہ

«میں نے نبی کریم ﷺ سے مصافحہ کیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہتیھلی سے زیادہ نرم کسی کی ہتیھلی نھی دیکھی ہے. اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

«مَارِيَّة؛ قَالَتْ: صَافَحْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَرَ كَفًّا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ....(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب النساء وکناھن، باب المیم ج۴ص۴۶۶رقم ۳۵۲۶ مارية[2] خادمة النبی صلی اللہ علیہ وسلّم)

(۲) ایسی عبارت اور تعارف ابن حجرؒ (المتوفّی ۸۵۲) نے بھی ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

مَارِيَةُ: خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم.... قَالَتْ: صَافَحْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وآله وسلّم، فَلَمْ أَرَ كَفًّا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّه(صلی اللہ علیہ وسلّم).....(الاصابة فی تمیز الصحابة ج۴ص۲۶۳۲)

غیر مقلدو...! یہ وہ ماریہؓ ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ ہے جس سے پردہ بھی فرض ہے لیکن اسکے باوجود بھی حقیقی اہلحدیث (محدّثین) نے حضرت عائشہؓ کی روایت کے برعکس روایت ذکر کی ہیں اب اسکے متعلق کیا فتوی ہیں آپ حضرات کا.....؟!

(۳)....اسی طرح دوسرا واقعہ مشہور مفسّر ابن کثیرؒ (المتوفّی: ۷۷۴ھ) نے بھی اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندہؓ کا ہاتھ نبی کریم ﷺ سے مَس (ٹچ) ہوا ہے چنانچہ روایت اس الفاظ کیساتھ منقول ہیں:

«فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ، فَعَاذَتْ بِهِ...(تفسیر ابن کثیر ج۴ص۴۵۴تحت سورة الممتحنه اية ۱۲ مکتبه دارالسّلام ریاض سعودی عرب، وایضا فی نسخة اخری.....)

اس تفسیر کا اردو ترجمہ مشہور غیر مقلد جونا گھڑی نے بھی لکھا ہے اس میں تو موصوف نے جابجا غیر مقلدیت (بدونِ اجتہاد) کی رُوح یعنی تحریف کی ہے تاہم اتنی بات پھر بھی موجود ہے کہ:

«انہوں نے آکر حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہاتھ تھام کر معافی مانگی» (تفسیر ابن کثیر مترجم مولانا محمد صاحب جونا گھڑی ناشر: حذیفہ اکیڈمی تحت سورۃ الممتحنہ آیت ۱۲)

---

[2] یہ وہ ماریہ نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ کی کنیز تھی جس سے حضرت قاسمؓ پیدا ہوئے تھے بلکہ یہ جدا ماریہ ہے جو کہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھی اور ظاہر ہے کہ خادمہ سے تو پردہ بھی فرض ہے

اور کبھی کبھار بیعت کے وقت اپنے ہاتھ پر کپڑا ڈھالتے اور اس پر بیعت کرتے (ایضاً ص: ۴۵۵)

غیر مقلّدو! ابن کثیرؒ اور ابن کثیرؒ کی مدّاحین سمیت جو ناگڑی پر کیا فتوی لاگو ہوگا....؟؟

فائدہ: غیر مقلدین ابنِ کثیرؒ کو تارک التقلید کہتے ہیں چنانچہ مولانا عبداللہ دامانوی غیر مقلد لکھتے ہیں« تقلید پر اصرار بعد کے لوگوں کی اختراع ہے ورنہ اہل علم نے تو ہر دور میں تقلید کی مخالفت کی ہے مثلاً حافظ ابن کثیر....»الخ (مقدمہ نور العینین صفحہ ۲۶ از زبیر علیزئی)

(۴)..... مشہور غیر مقلّد مولانا عبدالمجید سوہدروی صاحب کے قلم سے بھی ایسی بات ملاحظہ فرمائیں : لکھتے ہیں:

«بیعت کیا ہے دراصل ایک معاہدہ ہے جو زبانی بھی ہو سکتا ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم عورتوں سے یہ عہد زبانی ہی لیا کرتے تھے مگر علّامہ ابنِ کثیرؒ نے نقل کیا ہے« بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ، وَعَلَى يَدِهِ ثَوْبٌ قَدْ وَضَعَهُ عَلَى كَفِّهِ »(رہبر کامل ص ۱۷۵ ناشر: مکتبہ قدّوسیہ لاہور پاکستان....

دیکھتا جا.....

(۵) اسی طرح مصافحه للنساء کا تذکرہ امام بیہقیؒ نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کی ہیں چنانچہ ابوقرصافہؓ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ انھوں نے اسلام کیسا قبول کیا ہے تفصیل کیساتھ واقعہ نقل کیا ہے آخر میں ہے کہ ابوقرصافہؓ اپنے گھر والوں کا اسلام لانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

«فقالت لی أمی وخالتی اذهب بنا اليه، فذهبت أنا وأمی وخالتی فأسلمن وبايعن رسول الله صلى الله عليه وسلّم وصافحهنّ....الخ (دلائل النبوة، فصل: الرابع والعشرون، ذكر أخبار فی امور شتی دعابها رسول الله صلى الله عليه وسلّم فاستجيب له، رقم ۳۷۸، قريب قصة عتيبة بن أبی لهب صفحه ۲۶۹ و ۲۷۰)

مجھے اپنی ماں اور خالہ نے کہا کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ لیجاؤ تو میں نے اپنی ماں اور خالہ کو ساتھ لے گیا تو انھوں نے اسلام قبول کیا اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور مصافحہ کیا۔

مزید دیکھتے جائیں....

(٦)..... عبدالمجید سوہدروی صاحب غیر مقلد بھی **مصافحہ للنساء** کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

«ہزارہا صحابہ کرام صحابیات عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست حق پر بیعت کی» (رہبر کامل ص ۱۷۲)

غیر مقلّدو...! ان محدّثین سمیت اپنے اکابرین کے متعلق آپ حضرات کا کیا فتوی ہے آپ حضرات تکفیری فیکٹری سے صرف ہمارے علماء احناف ہی مطعون و مجروح کرنے کی کوشش میں ہیں یا کہ یہ عام ہے ہر کسی کیلئے یہ قانون ہے کیا کہوں کہ غیر مقلدین انصاف سے کام لیتے ہوئے سب پر گستاخی کا فتوی دیں یا سب کیلئے کوئی ترجیح بیان کرینگے ...؟!

نوٹ: مکرّر سہ کرر یہ بات عرض کرتے ہیں کہ ہمارا یہ ہرگز مقصد نھی ہے کہ نبی کریم ﷺ عادۃً ہر عورت کیساتھ مصافحہ کرتے تھے العیاذ باللہ. بلکہ مقصد صرف ان ظالموں کو انکو اپنے ظلم کا احساس دلانا مقصود ہے فقط.

فلھذا باطل پرست (غیر مقلدین ورضاخانی پیروں) کی پروپیگنڈو سے ہوشیار رہیں

فافھم! ولاتکن من الجاھلین...

یہ تو تھی اس اعتراض کی حقیقت...جو کہ آپ حضرات نے بھی ملاحظہ کیا کہ اس میں غیر مقلدین نے کتنی دجل وفریب سے کام لیا ہے اور ایسے واقعات صرف ہم نے نہیں بلکہ مشہور وجید محدثین نے بلکہ...بلکہ خود غیر مقلدین کے علماء نے بعض ایسے واقعات نقل کیے ہیں لیکن غیر مقلدین اپنے مسلک کی

خاطر سارے حضرات بشمول اپنے اکابرین سے آنکھیں بند کرکے صرف علماء دیوبند (کثّر اللہ سَوادَہم) کو مطعون و مجروح کرنے کی کوشش میں ہیں جبکہ اللہ کے فضل و کرم سے خود ہی اس میں وہ پھنس گئے اور ناکام بھی ہوگئے اور ایسے لوگوں کیلیے ناکامی کے علاوہ اور کچھ ہی نہیں....

اور غیر مقلدین کا تو یہ حال ہے کہ غیر محرم عورتوں سے مصافحہ تو دور کی بات ہے اپنے گھر کو بلا کر ان سے زنا بھی کرواتے ہیں العیاذ باللہ.

چنانچہ مولوی غلام رسول صاحب غیر مقلّد کا ایک مرید تھا اور وہ چوکیدار تھا ایک دھوبن عورت کیساتھ اسکی عاشقی پڑھ گئی اس نے اپنی عاشقی داستان اپنے مولوی (مولوی غلام رسول) کو سنائی خبر دار کیا تو یہی مولوی غلام رسول صاحب غیر مقلد ڈارک کرامت سے کام لیتے ہوئے اپنے اس مرید پر کرم نوازی کی اور اسے ایک نسخہ یاد کرالیا کہ عشاء کے وقت اپنے گھر کی چھت پر کھڑے ہو جاؤ اور تین دفعہ ایسے کہو کہ آجا---آجا---آجا---اور یہ عمل تین روز تک کرو تو اس شخص نے یہ عمل تین دن تک کرلیا تو وہ دھوبن عورت انکے گھر آگئی اور اس غیر مقلد ظالم نے انکے ساتھ زنا کیا العیاذ باللہ دیکھے مفصّلاً واقعہ (سوانح حیاتِ غلام رسول صفحہ ۱۰۰)

اے چشم اشک بار ذرا دیکھنے تو دے

ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو

۳.... **غیر محرم کے پیٹ و منہ پر ہاتھ پھیرنا:** یہ بھی کم علمی و عدمِ تدبر کی بنیاد پر الزام ہے جو کہ حقیقت سے خارج ہے کیونکہ اس واقعہ میں ہاتھ مَس (ٹچ) ہونا نھی ہے بلکہ اس میں عبارت یوں درج ہیں «ہاتھ پھیرا» تو اس کا یہ مطلب نھیں ہیں کہ ہاتھ جسم کے ساتھ ٹچ ہوا بلکہ «ہاتھ پھیرنا» سے مراد اوپر سے ہاتھ پھیرنا ہے جیسا کہ دروانِ طواف جب حجرِ اسود کو چھوما جاتا ہے تو اگر کوئی دور ہو اور وہاں اس حجرِ اسود کو ہجوم کیوجہ سے نزدیک نھیں آسکتا تاکہ اسے چھومے تو شریعت نے ہمیں یہ اصول بتایا ہے کہ

پھر اس ناگھانی کی صورت میں دور سے ہاتھ حجرِ اسود کی طرف پھیرے یعنی اشارہ کرے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے:

«طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ...الخ»(ترمذی ج۱ ابواب الحج رقم الحدیث۸۶۵ حدیث صحیح)

تو اس طرح اس واقعہ میں بھی ہاتھ پھیرنے سے مراد ہاتھ ملنا/مَس کرنا نھی بلکہ پیٹ سے اوپر فاصلہ پر ہاتھ پھیرنا مراد ہے اور ہماری اس وضاحت کو اپنے گھر کی گواہی سے بھی ملاحظہ فرمائیں جو کہ ہمارے اس گواہی کی تائید ہونے کے ساتھ ساتھ غیر مقلدین کی خیانت کے دھجیاں بھی اڑ جاتی ہیں ان شآء اللہ

چنانچہ محمد عاقل غیر مقلد مشہور غیر مقلد مناظر طالب الرحمٰن سے انٹرویوں لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

ہم نے یہ اعتراض کیا کہ آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں کسی غیر محرم عورت کو ہاتھ نہیں لگایا اس پر دیوبندی حضرات یہ بحث کرتے ہیں کہ اس سے مراد ہاتھ ملنا نھی بلکہ ہاتھ اوپر پھیرنا ہے ان کی اس تاویل کی روشنی میں کیا اس مسئلہ کو اُٹھایا جائے یا نھی؟ کیا اُن کی اس بحث میں وزن ہے؟ (ہم اہلِ حدیث کیوں ہوئے صفحہ ۶۱۰، مرتّب: طیب محمدی)

دیکھ لیجیے، خود غیر مقلدین بھی دبی ہوئی زبان میں اس شش و پنج میں ہے بلکہ پھنس گئے ہیں کہ اب اس مسئلہ کو اٹھایا جائے کہ نہیں. اگر اس اعتراض کو اٹھایا جائے تو چونکہ دیوبندی حضرات (کثّر اللہ سوادہم) خود اس طرح تشریح کو نہیں مانتے اور اگر نہ اٹھایا جائے تو غیر مقلدیت بدونِ اجتہاد تو اپنی مشن میں آگے بڑھ نھی سکتے (کیونکہ غیر مقلدیت بدونِ اجتہاد جھوٹ، دھوکہ اور الزام تراشی سے مرکّب ہے)

باقی رہی بات یہ کہ ہماری اس وضاحت (بلکہ محمد عاقل کی زبان سے بھی نکلی ہوئے الفاظ میں ہماری وضاحت کو تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کر دیا، فللّٰہ الحمد) میں کتنا وزن موجود ہے تو اس کی وضاحت طالب الرحمٰن غیر مقلد ہی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

«ہمارا اس قصہ پر یہی اعتراض تھی ہے یہ تو معمولی اعتراض ہے» (حوالہ مذکورہ: صفحہ ٦١١)

بات ہی ختم... جب یہ معمولی اعتراض ہے تو توہین نہیں ہیں، تو غیر مقلدین پھر خواہ مخواہ اپنے مسلک کی مجبوری کی غرض سے انتشار و تلبیس سے کام نہ لیتے ہوئے امتِ محمدیہ پر رحم کریں اگر پھر بھی خواہ مخواہ توہین و گستاخی قرار دینے پر مُصر ہیں تو بتائیں جو نبی کریم ﷺ کی توہین کو معمولی کہہ دے تو اس کا کیا حکم ہے اس کی شرعی حیثیت متعین کیجیے، پھر اس پر مزید گفتگو کیجائیگی ان شآء اللہ الرحمٰن.

ثانیاً: بالفرض والتقدیر اگر ہاتھ مَس (ٹچ) بھی تسلیم کیے جائے تو اس وقت آنحضرت ﷺ بمنزلہ طبیب[3] (ڈاکٹر) ہیں اور ڈاکٹر مریض کے معاینہ کرتے ہوئے سارا بدن بھی دیکھ سکتا ہے تو اس پر اعتراض کرنا جہالت و حماقت ہے.

ثالثاً: یہ واقعہ بعد از وفات کے ہے اور انسان فوت ہونے تک مکلّف ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے« إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ.... الخ[4] تو بعد از وفات ایک شخص کو مکلّف کرنا غیر مقلدین کے عجائبات میں سے ہے.

ورنہ پھر تو امین اللہ پشاوری غیر مقلّد بھی مجرم ٹھیرتے ہے کہ ایک جگہ لکھا ہے کہ امام بخاریؒ کی ماں کو ابراہیم علیہ السّلام خواب میں [5] آئے تو کیا پھر یہ گستاخی نہ بنے گی آپکے اصول کیمطابق...؟

العاقل تکفیه الاشارة.

رابعاً: غیر مقلّدین ایسے واقعات کو ایسے غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ گویا یہ واقعہ از خود شیخ زکریاؒ نے گھڑا ہے حالانکہ حقیقت اسکے برعکس ہے یہ واقعات ایسے حضرات نے بھی نقل کیے ہیں کہ خود غیر مقلدین بھی انکی تحقیق کو محتاج اور پیاسے بیٹھے ہوئے ہیں انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ حضرت شیخ

---

[3] ابراہیم علیہ السلام کو بھی امام بخاریؒ کیلے بطور طبیب اللہ پاک نے بھیجا تھا (الحق الصریح ج۱ص ۳۴ طبع اول) اور سماک بن حرب رح کیلے بھی....

[4] (مسلم شریف رقم الحدیث١٦٣١)

[5] الحق الصریح ج١ص٣٤طبع اول

صاحبؒ سے پہلے ان اکابرین پر بھی وہ تبرّا بازی کریں جو آپ لوگوں نے آپکے قرار کردہ القابات ماہر قرآن وحدیث اور عظیم مبلغ حضرت شیخ صاحبؒ پر کی ہے لیکن غیر مقلدین فی زمانناا ور انصاف.... (!!)

جس واقعے پر غیر مقلدین نے اعتراض کیا ہے وہی واقعہ ان اساطین علماء نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں.

(۱)...اس واقعہ کو مشہور شارح اور محقق علامہ قسطلانیؒ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہیں

اصل عبارت ملاحظہ کریں:

«وعن سفیان الثوری قال بینما انا حاج اذا دخل شابٌّ حاجٌّ لایرفع قدما ویضع قدما ویضع اخری الاّ وھو یقول «اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد» فقلت له: ابعلم تقول ھذا: قال من انت؟ قلت سفیان الثوری فما صلوتک علی النبی قال کنت حاجًّا ومعی والدتی فسألتنی ان ادخلھا البیت فوقعت وتورّم بطنھا واسودَّ وجھھا فجلست عندھا وانا حزین فرفعت یدیَّ نحوی السّماء ،وقلت یاربِّ ھکذا تفعل بمن دخل بیتک فاذا غمامة قدالرتفعت من قبل تھامة و اذا رجل علیه ثیابٌ بیضٌ فدخل البیت فامر یده علی وجھھا فابیض ومرَّ یده علی بطنھا فزال الورم ثم مضی لیخرج فتعلقت بثوبه فقلت من انت الزی فرجت عنی؟ قال انا نبیک محمد صلی اللہ علیه وسلّم قلت یارسول اللہ: اوصنی قال لاترفع قدما ولاتضع قدماً الاَّ وانت تقول اللھم صلی علی محمد.....الخ (مسالک الحنفاء الی شارع الصّلوۃ علی المصطفی ﷺ صفحہ ۱۶۴و۱۶۵)

ترجمہ وہی ہے جو فضائل درود ص ۱۰۴ میں موجود ہے.

(۲)..... شیخ عبدالرحمٰن اصفوری الشافعیؒ اپنی کتاب (نزہۃ المجالس ص۹۶» میں بھی ذکر کیا ہے.

(۳).... امام ابن بَشْکُوالؒ (ابوالقاسم حلف بن عبدالملک بشکوال، المتوفیّ: ۵۷۸) نے بھی اپنی کتاب میں یہی واقعہ ذکر کیا ہے دیکھیں (اَلقُربَۃُ اِلی ربِّ العلمین بالصّلوۃ علی محمد سیدالمرسلین ﷺ ص۹۵و۹۶)

(۴)..... امام یافعی یمنیؒ نے بھی اپنی کتاب روض الریاحین[6] ص۱۴۰) میں یہ واقعہ درج کیا ہے

(۵) اسی طرح ابوسعید عبدالملک بن عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی النیشابوریؒ (المتوفّی: ۴۰۶) نے بھی مشہور کتاب «شرف المصطفی ﷺ» کے حاشیہ پر یہ واقعہ درج کیا ہے دیکھیں: (الجزء الخامس باب فضل النبی ﷺ صفحہ ۱۱۴، رقم ۲۰۵۶)

(۶).... اسی طرح یہی واقعہ حضرت ابن حجر الہیتمیؒ[7] (شہاب الدین احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی الشافعی المتوفّی: ۹۷۴) نے اپنی کتاب «الدّر المنضود فی الصّلوۃ والسّلام علی صاحب المقام المحمود ص۲۴۶» میں بھی ذکر کیا ہے.

(۷)..... یہی واقعہ ابن جوزیؒ (ابوالفرج عبدالرحمٰن بن ابی الحسن علی بن محمد بن علی بن الجوزی القریشی التیمی البکری الحنبلی المتوفّی: ۵۹۷) نے بھی نقل کیا ہے لیکن فرق صرف اتنا ہیں کہ موصوف نے عورت کے بجائے مرد ذکر کیا ہے دیکھیں بستان المواعظین ریاض السّامعین ص۴۰۵ حکایت فی کثرۃ الصّلوۃ علی النبی ﷺ

(۸)..... اسی طرح شعیب بن سعدؒ نے بھی اپنی کتاب «روض الفائق فی المواعظ والرقائق ص۲۵۵» میں درج کیا ہے.

---

[6] ددی کتاب اردو ترجمه هم شائع شویده په نوم« نزهة البساطين» شائع:ايم ايم سعيدكراچی مترجم:مولاناجعفرعلی

[7] دغيرمقلدينو محقق العصر علامه البانی په صفة السلاطين النبی صلی الله عليه وسلّم ص۱۴۲ كښی موصوف ته«فقيه»وئيلی دی. او زبيرعليزئی غيرمقلد د ابن اسحاق په حق كښی د توثيق نقل كولولپاره په موصوف باندی اعتماد كړيدی

(۹)..... اسی طرح علّامہ سخاویؒ (الامام الحافظ المؤرخ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی المتوفّی: ۹۰۲ہجری) نے بھی اپنی کتاب «القول البدیع فی الصّلوۃ علی الحبیب الشفیع ﷺ[8] ص ۴۶۸ و ۴۶۹» میں درج کیا ہے.

(۱۰)..... اور اسی طرح یہ واقعہ غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق خان غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب[9] میں لکھا ہے دیکھے (کتاب التعویزات ص ۵۳)

(۱۱)....ایک اور غیر مقلّد مولانا محمد شریف الہ آبادی غیر مقلّد کے خطبات پر مشتمل کتاب ہے بمسمّی «خطباتِ الہ آبادی صفحہ ۲۴۷ مرتّبہ: عبدالرؤف تابانی ناشر: مکتبہ محمدیہ لاہور» اس میں بھی یہی واقعہ بتغیرٍ نقل ہے.

تو چاہیے تو یہ تھا کہ غیر مقلّدین غیر منصفین جیسے حضرت شیخ صاحبؒ پر تبرّا بازیاں کی ہیں (باوجود اس کے کہ حضرت شیخ صاحبؒ صرف ناقل ہی تھے) اسی طرح ان سب پر آنکھیں نکال کرکے فتوی لاگو کرتے یا حق کو تسلیم کرکے اپنے اعتراض واپس لے لیں. لیکن انصاف کے سارے حدود کراس کرکے قوم شعیب علیہ السلام کی صف میں انکو کھڑے ہونے کی زیادہ شوق ہیں

ختم شد

---

[8] وفی نسخة اخری ص۲۳۸

[9] لیکن وہاں عورت کی بجائے مرد ہے

Filename: عبارات اکابر اردو
Directory: D:\usb k zma kar
Template: C:\Users\khan\AppData\Roaming\Microsoft\Templates\Normal.dotm
Title:
Subject:
Author: Best ComPuTer
Keywords:
Comments:
Creation Date: 8/15/2018 5:44:00 AM
Change Number: 45
Last Saved On: 1/9/2018 12:29:00 PM
Last Saved By: ms
Total Editing Time: 673 Minutes
Last Printed On: 1/11/2018 10:22:00 PM
As of Last Complete Printing
Number of Pages: 14
Number of Words: 2,872 (approx.)
Number of Characters: 16,374 (approx.)